باب۔ ۴

اذان

قرآن: **وَإِذَا نَادَيْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ اتَّخَذُوهَا هُزُوًا وَلَعِبًا ذَٰلِكَ بِأَنَّهُمْ قَوْمٌ لَّا يَعْقِلُونَ۔**
اور جب تم نماز کے لیے اذان دیتے ہو تو (لوگ) اس کو کھیل بناتے ہیں، اس لیے کہ وہ ایک قوم ہے جو بے عقل ہے، نادان ہے، (المائدہ:۵۸)۔

حدیث: جب مسلمانوں کی تعداد بڑھ گئی تو نماز کے اعلان کے لیے آگ جلانے اور ناقوس بجانے کو تجویز کیا گیا۔ پھر اس میں یہود و نصاریٰ کی مشابہت لگی تو اذان کے کلمات تیار کیے گئے۔ اور پھر بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ ان کلمات کو اذان میں دو دو بار کہیں اور اقامت میں ایک بار۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۷۴)۔

یہ حضرت عمرؓ کی تجویز تھی کہ نماز کے اعلان کے لیے کسی آدمی کو مقرر کر دیا جائے جو نماز کے وقت الصلاۃ پکار دیا کرے۔ چناں چہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بلالؓ کو اس بات کا حکم دیا۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۷۵)۔

بلالؓ کو حکم دیا گیا کہ وہ اذان میں جفت کلمات کہیں۔ اور اقامت میں طاق کہیں، سوائے قد قامت الصلاۃ کے (جسے دو بار کہیں)۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۷۶)۔

رسول کریمؐ نے فرمایا کہ جب تم اذان سنو تو وہی کہو جو موذن کہتا ہے، (یعنی اس کا جواب دو)۔ راوی: ابو سعید خدریؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۸۲)۔

ایک دن بہت سردی تھی اور موسم ابر آلود بھی تھا۔ ہم مسجد میں بیٹھے ابن عباسؓ کا خطبہ سن رہے تھے کہ نماز کا وقت ہوا اور موذن نے اذان دی۔ جب وہ حي علی الصلاۃ پر پہنچا تو ابن عباسؓ نے اسے حکم دیا کہ وہ "الصلاۃ فی الرحال" بھی پکار دے تاکہ اس وقت (موسم کی سختی کے پیش نظر) لوگ اپنے اپنے گھروں میں نماز پڑھ لیں۔ لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے۔ اس پر ابن عباسؓ نے بتایا کہ ایسا، اُس ہستی نے کیا جو مجھ سے زیادہ بہتر ہے (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے)، اور یہی افضل ہے۔ راوی: عبد اللہ ابن حارثؓ۔ (صحیح بخاری: ۵۸۷)۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص اذان سن کر یہ دعا، اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلاۃ القائمۃ آت محمدا الوسیلۃ والفضیلۃ وابعثه مقاما محمودا الذي وعدته کہے تو اس کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی،[یعنی،وارزقنا شفاعته یوم القیامه انک لا تخلف المیعاد ---مرتب]،راوی: جابر بن عبد اللہؓ۔ (صحیح بخاری:۵۸۵)۔

اہم فقہی پہلو:

فرض:

چوں کہ قرآن میں اذان کے بارے میں واضح حکم نہیں لہٰذا اذان دینا فرض نہیں ہے۔

واجب:

بعض علماء نے کہا ہے کہ یہ واجب ہے۔

[نوٹ: صحیح بخاری: ۵۷۴، ۵۷۵ اور ۵۷۶ کے مطابق، آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت بلالؓ کو اذان کا حکم دیا، چناں چہ اسے واجب ہونا چاہیے۔ مرتب]۔

سنت:

(۱) علماء کی اکثریت اسے سنت مؤکدہ کا درجہ دیتی ہے، (۲) وقت ہونے پر اذان دینا (۳) بلند آواز سے اذان اور اقامت کا دینا، (۴) اذان کا جواب دینا، (۵) اذان ختم ہونے پر مسنون دعا کا مانگنا۔

مستحب:

(۱) مؤذن کا بالغ اور سمجھ دار ہونا (۲) اذان ٹھہر ٹھہر کر دینا (۳) اقامت کے الفاظ مسلسل ادا کرنا، (۴) مؤذن کا دونوں کانوں پر اپنی انگلیوں کو رکھنا، (۵) اقامت کا جواب دینا۔

متفرق:

(۱) اذان، پانچوں فرض نمازوں اور نماز جمعہ کے لیے ہے، دوسری اور نمازوں کے لیے نہیں، (۲) اذان اور اقامت، سفر کی حالت میں بھی ہے، (۳) اقامت، اُس مقیم کے لیے بھی ہے جو گھر میں نماز پڑھتا ہو۔

Siddiqui Publications